وہم اور بدشگونی

15-September-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے تو اِعتکاف کی نیّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اَنْجَاکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَ مَوَاطِنِھَا اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا

اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جَلد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ...فردوس الاخبار، ج۲/۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ بااَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

منحوس کون؟

ایک بادشاہ اور اس کے ساتھی شکار کی غرض سے جنگل (Forest) کی جانب چلے جارہے تھے۔ صبح کے سنّاٹے میں گھوڑوں کی ٹاپیں صاف سنائی دے رہی تھیں جنہیں سنتے ہی اکثر راہگیر راستے سے ہٹ جاتے تھے کیونکہ بادشاہ سلامت شکار پر جاتے ہوئے کسی کا راستے میں آنا پسند نہیں کرتے تھے۔ بادشاہ اور اس کے ساتھیوں کی سواری بڑی شان وشوکت سے شہر سے گزر رہی تھی، جونہی بادشاہ شہر کی فصِیل (چار دیواری) کے قریب پہنچا اس کی نگاہ سامنے آتے ہوئے ایک آنکھ والے شخص پر پڑی جو راستے سے ہٹنے کے بجائے بڑی بے نیازی سے چلا آرہا تھا۔ اسے سامنے آتا ہوا دیکھ کر بادشاہ غصّے سے چیخا: "اُف! یہ تو انتہائی بد شگونی ہے۔ کیا اس بدبخت کانے (یعنی ایک آنکھ والے) شخص کو عِلْم نہیں تھا کہ جب بادشاہ کی سواری گزر رہی ہو تو راستہ چھوڑ دیا جاتا ہے، لیکن اس منحوس یک چشم (یعنی ایک آنکھ والے) نے تو ہمارا راستہ کاٹ کر انتہائی نُحوست کا ثبوت دیا ہے۔" بادشاہ سپاہیوں کی جانب مُڑا اور غصے سے چیخا: "ہم حکم دیتے ہیں کہ اس ایک آنکھ والے شخص کو ان سُتونوں سے باندھ دیا جائے اور ہمارے لَوٹنے تک

[1]... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

یہ شخص یہیں بندھا رہے گا۔ ہم واپسی پر اس کی سزا تجویز کریں گے۔" سپاہیوں (Guards) نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور اس شخص کو ستونوں سے باندھ دیا گیا۔ بادشاہ اور اس کے ساتھی گرد اُڑاتے جنگل کی جانب روانہ ہوگئے۔ بادشاہ کے خدشات کے برعکس اس روز بادشاہ کا شکار بڑا کامیاب رہا۔ بادشاہ نے اپنی پسند کے جانوروں اور پرندوں کا شکار کیا۔ بادشاہ بہت خوش تھا کیونکہ آج اس کا ایک نشانہ بھی نہیں چُوکا بلکہ جس جانور پر نگاہ رکھی اسے حاصل کرلیا۔ وزیر نے جانوروں اور پرندوں کو گنتے ہوئے کہا: "واہ! آج تو آپ کا شکار بہت خوب رہا، کیا نگاہ تھی اور کیا نشانہ!" اسی طرح تمام ساتھی بھی بادشاہ کی تعریف میں مصروف تھے، جب شام ڈھلے بادشاہ شہر کے قریب پہنچا تو اس شخص کو رسیوں میں جکڑا ہوا پایا۔ بادشاہ کی سواری کے ساتھ ساتھ جانوروں اور پرندوں سے بھرا چھکڑا بھی چلا آرہا تھا جسے دیکھ کر بادشاہ اور اس کے ساتھی خوشی سے پھُولے نہ سَمارہے تھے۔ بھرا ہوا چھکڑا دیکھ کر وہ شخص زور دار آواز میں بادشاہ سے مخاطب ہوا: کہیے بادشاہ سلامت! ہم دونوں میں سے کون منحوس ہے، میں یا آپ؟ یہ سنتے ہی بادشاہ کے سپاہی اس شخص کے سر پر تلوار تان کر کھڑے ہوگئے لیکن بادشاہ نے انہیں ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔ وہ شخص بِلا خوف پھر مخاطب ہوا: کہیے بادشاہ سلامت! ہم میں سے کون منحوس ہے "میں یا آپ؟" میں نے آپ کو دیکھا تو میں رسیوں میں بندھ کر چِلچِلاتی دھوپ میں دن بھر جلتا رہا جب کہ مجھے دیکھنے پر آپ کو آج خوب شکار ہاتھ آیا۔ یہ سُن کر بادشاہ نادِم ہوا اور اس شخص کو فوراً آزاد کر دیا اور بہت سے اِنعام واِکرام سے بھی نوازا۔ (بد شگونی، ص۶)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ وہمی بادشاہ نے تو ایک آنکھ والے شخص کو منحوس جان کر اسے کڑی دُھوپ میں پورا دن قید رکھنے کی سزا دی مگر پھر بھی اسے شکار میں پہلے سے کہیں زیادہ کامیابی حاصل ہوئی۔ اس حکایت سے تو ان کے وہم کی مکمل کاٹ ہوگئی جو کسی انسان، جانور یا کسی دن مہینے کو محض اپنے وہم کی بنیاد پر منحوس خیال کرتے ہیں حالانکہ شریعت میں اس کی کوئی

حقیقت نہیں۔ یاد رکھئے! جو شخص وہم کی آفت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اسے ہر چیز منحوس محسوس ہونے لگتی ہے، حتّٰی کہ وہمی شخص کم عقل لوگوں کی باتوں میں آکر غلط فیصلے کر کے نہ صرف خود آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے بلکہ دیگر لوگوں کیلئے بھی وبالِ جان بن کر رہ جاتا ہے۔ کسی مسلمان کے **مَنْحُوس ہونے کا خیال** نفرت کے وبال میں ڈال سکتا ہے۔ مَنْحُوس ہونے کا وہم شیطان (Satan) کا وہ ہتھیار ہے جو مسلمانوں کو باہم **دست و گریبان** کراتا، لڑائی، جھگڑے کرواکر چین و سکون کی بربادی کا سبب بن جاتا ہے۔ یہ بات اچھی طرح ذِہن نشین کر لیجئے کہ کسی شخص، جگہ، چیز یا وَقْت کو منحوس جاننے کا اسلام میں کوئی تصوّر نہیں یہ محض وہمی خیالات ہوتے ہیں۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اسی نوعیت کا سُوال کیا گیا کہ ایک شخص کے متعلق مشہور ہے اگر صبح اس کی مَنْحُوس صُورت دیکھ لی جائے یا کہیں کام کو جاتے ہوئے یہ سامنے آجائے تو ضَرور کچھ نہ کچھ دِقّت اور پریشانی اُٹھانی پڑے گی اور چاہے کیسا ہی یقینی طور پر کام ہو جانے کا وُثُوق (اِعتماد اور بھروسا) ہو لیکن ان کا خیال ہے کہ کچھ نہ کچھ ضَرور رُکاوٹ اور پریشانی ہوگی چنانچہ اُن لوگوں کو ان کے خیال کے مناسب ہر بار تجربہ (Experience) ہوتا رہتا ہے اور وہ لوگ برابر اِس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ اگر کہیں جاتے ہوئے اس سے سامنا ہو جائے تو اپنے مکان پر واپس آجاتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد یہ معلوم کر کے کہ وہ منحوس سامنے تو نہیں ہے! پھر اپنے کام کے لئے جاتے ہیں۔ اب سُوال یہ ہے کہ ان لوگوں کا یہ عقیدہ اور طرزِ عمل کیسا ہے؟ کوئی قباحتِ شرعیہ (شرعی خرابی) تو نہیں؟

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جواب ارشاد فرمایا: شرعِ مطہر (پاکیزہ شریعت) میں اس کی کچھ اصل (حقیقت) نہیں، لوگوں کا وہم سامنے آتا ہے۔ شریعت میں حکم ہے: **اِذَا تَطَیَّرْتُمْ فَامْضُوْا** یعنی جب کوئی شگونِ بد گمان میں آئے تو اس پر عمل نہ کرو۔ وہ طریقہ محض ہندوانہ ہے مسلمانوں کو ایسی جگہ چاہیے کہ

”اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ ، وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ ، وَلَا اِلٰہَ غَیْرُكَ“[1] پڑھ لے اور اپنے رب پر بھروسا کر کے اپنے کام کو چلا جائے، ہر گز نہ رُکے، نہ واپس آئے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ (فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۶۴۱ ملخصًا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دِینِ اسلام اس طرح کے وہم وخیالات کی مذمّت کرتا ہے کہ جس سے کسی کی دل آزاری ہو، لہٰذا ہمیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے بد شگونی ووہم سے بچنا چاہیے۔ آیئے! اب **شگون کی تعریف** (Defination) اور اس کی قسموں (Types) کے متعلق سنتے ہیں۔ چنانچہ

شُگون کسے کہتے ہیں؟

شگون کا معنی ہے فال لینا یعنی کسی چیز، شخص، عمل، آواز یا وَقْت کو اپنے حق میں اچھا یا بُرا سمجھنا۔ اس کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: (1) بُرا شگون لینا، (2) اچھا شگون لینا۔ علامہ محمد بن احمد اَنصاری قُرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تفسیرِ قُرطبی میں نَقْل کرتے ہیں: اچھا شگون یہ ہے کہ جس کام کا اِرادہ کیا ہو اس کے بارے میں کوئی کلام سُن کر دلیل پکڑنا، یہ اس وَقْت ہے جب کلام اچھا ہو، اگر بُرا ہو تو بد شگونی ہے۔ شریعت نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ انسان اچھا شگون لے کر خوش ہو اور اپنا کام خوشی خوشی پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور جب بُرا کلام سُنے تو اس کی طرف توجُّہ نہ کرے اور نہ ہی اس کے سبب اپنے کام سے رُکے۔ (تفسیر قرطبی، پ۲۶، الاحقاف، تحت الآیۃ: ۴، ۸/ ۱۳۲، الجزء ۱۶ ماخوذاً)

اچھے اور بُرے شگون میں فرق

پیارے اسلامی بھائیو! بد شگونی اور اچھے شگون میں فرق (Difference) بھی جان لیجئے

1... (ترجمہ: اے اللہ! نہیں ہے کوئی بُرائی مگر تیری طرف سے اور نہیں ہے کوئی بھلائی مگر تیری طرف سے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں)

چنانچہ ان دونوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ بدشگونی لینا شَرعاً ممنوع اور اچھا شگون لینا مُسْتَحَب ہے، اس کے علاوہ ☆ اچھا شگون لینا ہمارے مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا طریقہ ہے جبکہ بدشگونی غیر مسلموں کا شیوہ ہے ☆ اچھا شگون لینے سے اللہ پاک کے رحم وکرم سے اچھائی اور بھلائی کی اُمید ہوتی ہے جبکہ بدشگونی سے نااُمیدی پیدا ہوتی ہے ☆ نیک فال سے دل کو اطمینان اور خوشی حاصل ہوتی ہے جو ہر کام کی جدوجہد اور تکمیل کے لیے ضَروری ہے جبکہ بدشگونی سے بِلاوجہ رَنج و تردُّد پیدا ہوتا ہے ☆ نیک فالی انسان کو کامیابی، حرکت اور ترقی کی طرف لے جاتی ہے جبکہ بدشگونی سے مایوسی، سُستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے جو تَنَزُّلی کی طرف لے جاتی ہے۔ **مِراٰۃُ المَنَاجِیح** میں ہے: نیک فال لینا سنّت ہے، اس میں اللہ پاک سے اُمید ہے اور بدفالی لینا ممنوع کہ اس میں ربّ کریم سے نااُمیدی ہے۔ اُمّید اچھی ہے نااُمیدی بُری، ہمیشہ ربّ سے اُمّید رکھو۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۲۵۵)

بدشگونی مشرکین کی پرانی رسم ہے:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غیر مسلموں میں مختلف چیزوں سے بُرا شگون لینے کی رسم پرانی ہے اور ان کے وہمی لوگ ہر چیز سے اثر قبول لیتے ہیں مثلاً کوئی شخص کسی کام کو نکلتا اور راستے میں کوئی جانور سامنے سے گزر جاتا یا کسی مخصوص پرندے کی آواز کان میں پڑ جاتی تو فوراً گھر واپس آتا، اسی طرح کسی کے آنے کو، بعض دنوں اور مہینوں کو منحوس سمجھنا ان کے ہاں (مشہور) تھا۔ اسی طرح کے تصورات اور خیالات ہمارے معاشرے میں بھی بہت پھیلے ہوئے ہیں۔ اسلام اس طرح کی تَوَہُّم پرستی (وہم) کی ہرگز اجازت نہیں دیتا اور اسلام نے جہاں دیگر فضول رسموں کی جڑیں ختم کیں، وہیں اس بُری رسم کا بھی خاتمہ کر دیا۔ (صراط الجنان، ۳/ ۴۱۲) آیئے! بدشگونی کے مُتَعَلِّق 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: جب تم حسد کرو تو زیادتی نہ کرو، جب تمہیں بدگمانی پیدا ہو تو اس پر یقین نہ کرو اور

جب تمہیں بد شگونی پیدا ہو تو اُسے کر گزرو اور اللہ پر بھروسا کرو۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال، عبد الرحمن بن سعد، ۵/ ۵۰۹)

2. ارشاد فرمایا: میری اُمّت میں تین چیزیں لازِماً رہیں گی: بدفالی، حَسَد اور بد گُمانی۔

ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! جس شخص میں یہ 3 خصلتیں (Traits) ہوں وہ ان کا تدارُک (علاج) کس طرح کرے؟ اِرشاد فرمایا: جب تم حَسَد کرو تو اللہ پاک سے اِسْتِغْفار کرو اور جب تم کوئی بد گُمانی کرو تو اس پر جمے نہ رہو اور جب تم بدفالی نکالو تو اس کام کو کر لو۔ (معجم کبیر، ۳/ ۲۲۸، حدیث: ۳۲۲۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مُعاملے میں ہمارے بزرگانِ دین کا طرزِ عمل لائقِ تقلید ہے کیونکہ یہ حضرات کسی مخصوص شخص، جگہ، وقت یا چیز کو اپنے لئے منحوس خیال کر کے بد شگونی لینے یا ستاروں کے زائچوں پر یقین رکھ کر وہمی لوگوں کی طرح ذہنی کشمکش میں مبتلا ہونے کے بجائے رَبّ کی ذات پر کامل یقین رکھتے تھے اور جس کام کا ارادہ کر لیتے اسے کر گزرتے۔ آیئے! اس ضمن میں 2 سبق آموز حکایت ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

سفر سے نہ رُکے

امیرُ الْمُؤمنین مولا مشکل کُشا حضرتِ علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جب خارجیوں سے جنگ کے لئے سفر کا اِرادہ کیا تو ایک نجومی (Fortune-Teller) رُکاوٹ بنا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! آپ تشریف نہ لے جایئے، حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا: اس وَقْت چاند عَقْرَب (آسمان کے برجوں میں سے ایک بُرج) میں ہے۔ اگر آپ اس وَقْت تشریف لے گئے تو آپ کو شکست ہو جائے گی۔ یہ سن کر حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جواب دیا: نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضراتِ صدیق و عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نُجومیوں پر اِعتقاد نہیں رکھتے تھے، میں اللہ پاک پر بھروسا

کرتے ہوئے اور تمہاری بات کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ضرور سفر کروں گا۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس سفر پر روانہ ہوگئے، اللہ پاک نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری کے بعد سب سے زیادہ بَرَکت اس سفر میں عطا فرمائی حتّٰی کہ تمام دشمن مارے گئے اور امیر المومنین حضرت علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فتح کے ساتھ خوشی خوشی واپس تشریف لائے۔ (غذاء الالباب فی شرح منظومۃ الآداب، ۱/۱۹۱، بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بدشگونی کی تردید

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے غلام مُزاحِم کا بیان ہے: جب ہم مدینۂ طیِّبہ سے نکلے تو میں نے دیکھا کہ چاند "دَبَران" میں ہے، میں نے ان سے یہ کہنا تو مناسب نہ سمجھا بلکہ یہ کہا: ذرا چاند کی طرف نظر فرمایئے، کتنا خوبصورت (Beautiful) نظر آتا ہے! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے دیکھا تو چاند دَبَران میں تھا، فرمایا: شاید تم مجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ چاند دَبَران میں ہے، مُزاحِم! ہم چاند سورج کے ساتھ نہیں بلکہ اللہ پاک واحد و قہار کے حکم و مَشِیّت کے ساتھ نکلتے ہیں۔

(سیرت ابن عبد الحکم، ص۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اصل نحوست تو گناہوں میں ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! کوئی وَقْت بَرَکت والا اور عظمت و فضیلت والا تو ہو سکتا ہے جیسے ماہِ رمضان، ربیعُ الاول، جمعۃُ المبارک وغیرہ مگر کوئی مہینا یا دن منحوس نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اسلام میں کوئی دن یا کوئی

ساعت منحوس نہیں ہاں بعض دن بابرکت ہیں۔(مرآۃ المناجیح،۵/۴۸۴)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ صفر المظفر بھی دیگر مہینوں کی طرح ایک بابرکت مہینا ہے۔ جس طرح دیگر مہینوں میں رب کے فضل وکرم کی بارشیں ہوتی ہیں اسی طرح اس میں بھی ہوسکتی ہیں بلکہ اسے تو صَفَرُ الْمُظَفَّر یعنی کامیابی کا مہینا کہا جاتا ہے ،اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اسی معزز مہینے میں حضرت علیُّ المرتضی کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم اور خاتونِ جنت حضرتِ فاطمہ زہرہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کی شادی خانہ آبادی ہوئی۔(الکامل فی التاریخ، ۱۲/۲)☆صفر المظفر میں مسلمانوں کو فتحِ خیبر نصیب ہوئی۔(البدایۃ والنھایۃ، ۳۹۲/۳) ☆سیفُ اللہ حضرت خالد بن ولید، حضرت عمرو بن عاص اور حضرت عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْھُم نے صفر المظفر آٹھ ہجری میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کیا۔(الکامل فی التاریخ، ۱۰۹/۲)☆مدائن (جس میں کسریٰ کا محل تھا) کی فتح 16 ہجری صفر المظفر کے مہینے میں ہوئی۔(الکامل فی التاریخ، ۳۵۷/۲)

مگر افسوس کہ جیسے ہی صفر المظفر کے پُر بہار اور بابرکت مہینے کی آمد ہوتی ہے تو نُحُوست کے وہمی تصورات کے شکار بعض نادانوں کی جانب سے اس پاکیزہ مہینے سے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیوں پر مشتمل پیغامات پھیلائے جاتے ہیں اور اس ماہ (Month) کو انتہائی منحوس تصور کیا جاتا ہے کہ اس مہینے میں آفتوں اور بلاؤں کا نزول ہوتا ہے، لہٰذا کابلی چنوں کی نیاز دلائی جاتی ہے یا پھر آٹے کی گولیاں بنا کر سمندر میں ڈلوایا جاتا ہے، بالخصوص اس ماہ کے آخری بدھ کو تو بہت ہی زیادہ منحوس تصور کیا جاتا ہے۔ آیئے !اس مہینے کے بارے میں پھیلی ہوئیں غلط فہمیوں سے مُتَعَلِّق سنتے ہیں۔ چنانچہ

حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے، لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں، خصوصاً ماہِ صفر کی ابتدائی 13 تاریخیں بہت زیادہ نَحس (منحوس) مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں، یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ حدیث میں فرمایا

کہ ”صفر کوئی چیز نہیں۔“ (بخاری، کتاب الطب، باب لا ھامۃ، حدیث: ۵۷۵۷، ۳۶/۴)یعنی لوگوں کا اسے منحوس سمجھنا غلط ہے۔ اسی طرح ذیقعدہ کے مہینے کو بھی بہت لوگ بُرا جانتے ہیں اور اس کو خالی کا مہینا کہتے ہیں، یہ بھی غلط ہے اور ہر ماہ میں 28،18،8،23،13،3 کو منحوس جانتے ہیں، یہ بھی لغْوبات ہے۔(مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں کہ)ماہِ صفر کا آخر چہار شنبہ (بدھ کا دن)ہندوستان میں بہت منایا جاتا ہے، لوگ اپنے کاروبار بند کردیتے ہیں، سیر و تفریح و شکار کو جاتے ہیں، پوریاں پکتی ہیں اور نہاتے دھوتے خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس روز غسلِ صحت فرمایا تھا اور بیرونِ مدینہ طیبہ سیر کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ یہ سب باتیں بے اصل ہیں، بلکہ ان دنوں میں حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مرض شِدَّت کے ساتھ تھا، وہ باتیں خلافِ واقع (جھوٹی) ہیں اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیں آتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں بیان کی جاتی ہیں سب بے ثبوت ہیں، بلکہ حدیث کا یہ ارشاد: لَاصَفَرَ یعنی صفر کوئی چیز نہیں (بخاری، کتاب الطب، باب لا ھامۃ، حدیث: ۵۷۵۷، ۳۶/۴)۔ ایسی تمام خرافات (Nonsense)کو رد کرتا ہے۔(بہارِ شریعت، ۶۵۹/۳)

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ”یوم تعطیل اعتکاف“

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ماہِ صَفَرُ الْمُظَفَّر سے مُتَعَلِّق عوام میں پھیلی ہوئیں غلط فہمیوں کا حقیقت سے دُور دُور تک کوئی تعلُّق نہیں بلکہ یہ محض وہمی خیالات اور علمِ دِین سے دُوری کا نتیجہ ہے۔ لہٰذا مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں چاہئے کہ ہم اس طرح کے وہمی خیالات سے اپنے آپ کو دُور رکھیں اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 دینی کاموں میں خُوب حصّہ لیں کیونکہ اس دینی ماحول میں وہم اور بدشگونی سے بچنے اور اس کے علاج کا بھرپور ذہن دیا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! 12 دینی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک دینی کام ”یوم تعطیل اعتکاف“ ہے اس دینی کام میں ہر ہفتے چھٹی کے دن ہر وارڈ نگران، یو۔ سی نگران / تحصیل مشاورت نگران کے مشورے سے شہر

کے اطراف یا کسی گاؤں میں جمعہ تا عصر یا عصر تا مغرب مسجد میں اعتکاف کیا جاتا ہے اور درس و بیان کی ترکیب ہوتی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اعتکاف کی نیت سے اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کے لئے مسجد میں ٹھہرے رہنا بھی ایک عظیم عبادت ہے لہٰذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے اس دینی کام میں شرکت فرمائیں اس دینی کام کی برکت سے آپ کو نہ صرف اعتکاف کا ثواب ملے گا بلکہ علمِ دین حاصل کرنے کا موقع بھی ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! وہم ایک ایسی بیماری ہے کہ جو انسان کا سُکھ چین سب کچھ چھین لیتی اور اس کی عقل کی صلاحیتوں (Abilities) کو ضائع کر دیتی ہے، جو لوگ وہم کی آفت میں پھنس جاتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ان کیلئے شخصیات، جگہیں، اوقات، علامتیں، تاریخیں، ایّام، راتیں، مہینے یا سال وغیرہ کچھ بھی باعثِ سعادت نہیں بلکہ وہ اپنے علاوہ ہر چیز کو اپنے حق میں بِلا وجہ منحوس خیال کر کے بدشگونی لیتے اور اپنے اوپر مختلف بُرائیوں کے دروازے کھولتے ہیں، مثلاً

بدشگونی کی صورتیں

✤ کبھی اندھے، لنگڑے، ایک آنکھ والے اور معذور لوگوں سے تو کبھی کسی خاص پرندے یا جانور کو دیکھ کر یا اس کی آواز کو سُن کر بدشگونی کا شکار ہو جاتے ہیں ✤ کبھی کسی وَقْت یا دن یا مہینے سے بدفالی لیتے ہیں ✤ کوئی کام کرنے کا اِرادہ کیا اور کسی نے طریقہ کار میں نقصان کی نشاندہی کر دی یا اس کام سے رُک جانے کا کہا تو اس سے بدشگونی لیتے ہیں کہ اب تم نے ٹانگ اَڑا دی ہے تو یہ کام نہیں ہو سکے گا ✤ کبھی ایمبولینس (Ambulance) کی آواز سے تو کبھی فائر بریگیڈ (Fire brigade) (آگ بُجھانے والی گاڑی) کی آواز سے بدشگونی میں مبتلا ہوتے ہیں ✤ کبھی اخبارات میں شائع ہونے والے ستاروں کے

کھیل سے اپنی زندگی کو غمگین و رَنجیدہ کر لیتے ہیں ✤ کبھی مہمان کی رخصتی کے بعد گھر میں جھاڑو دینے کو منحوس خیال کرتے ہیں ✤ کبھی جوتا اُتارتے وَقْت جوتے پر جُوتا آنے سے بَد شگونی لیتے ہیں ✤ سیدھی آنکھ پھڑکے تو یقین کر لیتے ہیں کہ کوئی مصیبت آئے گی ✤ عید جمعہ کے دن ہو جائے تو اسے حکومتِ وَقْت پر بھاری سمجھتے ہیں ✤ کبھی بلّی (Cat) کے رونے کو منحوس سمجھتے ہیں تو کبھی رات کے وَقْت کُتّے کے رونے کو ✤ پہلا گاہک سودا لئے بغیر چلا جائے تو دکاندار اس سے بَد شگونی لیتا ہے ✤ نئی نویلی دلہن کے گھر آنے پر خاندان کا کوئی شخص فوت ہو جائے یا کسی عورت کی صِرف بیٹیاں ہی پیدا ہوں تو اس پر منحوس ہونے کا لیبل لگ جاتا ہے ✤ اگر کوئی عورت اُمید سے ہو تو مَیِّت کے قریب نہیں آنے دیتے کہ بچے پر بُرا اثر پڑے گا ✤ جوانی میں بیوہ ہو جانے والی عورت کو منحوس جانتے ہیں، ✤ خالی قینچی چلانے سے گھر میں لڑائی ہوتی ہے ✤ کسی کا کنگھا اِستعمال کرنے سے دونوں میں جھگڑا ہوتا ہے ✤ خالی برتن یا چمچ آپس میں ٹکرانے سے گھر میں لڑائی جھگڑا ہو جاتا ہے ✤ جب بادلوں میں بجلی کَڑک رہی ہو اور سب سے بڑا بچہ (پَلوٹھا، پہلوٹھا) باہر نکلے تو بجلی اس پر گر جائے گی ✤ بچے کے دانت اُلٹے نکلیں تو ننھیال (یعنی ماموں وغیرہ) پر بھاری ہوتے ہیں ✤ چھوٹا بچہ کسی کی ٹانگ کے نیچے سے گزر جائے تو اس کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے ✤ بچہ سویا ہوا ہو اُس کے اُوپر سے کوئی پھلانگ کر گزر جائے تو بچے کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے ✤ مغرب کے بعد دروازے میں نہیں بیٹھنا چاہئے کیونکہ بلائیں گزر رہی ہوتی ہیں ✤ زلزلے کے وَقْت بھاگتے ہوئے جو زمین پر گر گیا وہ گونگا ہو جائے گا ✤ رات کو آئینہ دیکھنے سے چہرے پر جُھریاں پڑتی ہیں ✤ انگلیاں چٹخانے سے نُحوست آتی ہے ✤ سورج گرہن کے وَقْت **"اُمید والی عورت"** چُھری سے کوئی چیز نہ کاٹے کہ بچہ پیدا ہوگا تو اس کا ہاتھ یا پاؤں کٹا یا چِرا ہوا ہوگا ✤ نو مَولُود (نئے پیدا ہونے والے بچے) کے کپڑے دھو کر نچوڑے نہیں جاتے کہ اس سے بچے کے جسم میں درد ہوگا ✤ کبھی نمبروں (Numbers) سے بدفالی لیتے ہیں (بالخصوص یورپی ممالک کے رہنے والے)، اسی لئے ان کی بڑی بڑی عمارتوں

میں 13 نمبر والی منزل نہیں ہوتی (بارھویں منزل کے بعد والی منزل کو چودھویں منزل قرار دے لیتے ہیں)، اسی طرح ان کے اسپتالوں میں 13 نمبر والا بستر یا کمرہ (Room) بھی نہیں پایا جاتا کیونکہ وہ اس نمبر کو منحوس سمجھتے ہیں ✤ مغرب کی اذان کے وَقْت تمام لائٹیں روشن کر دینی چاہئیں ورنہ بلائیں اُترتی ہیں۔ بیان کردہ بدشگونیوں کے علاوہ بھی مختلف معاشروں، قوموں، برادریوں میں مختلف بدشگونیاں پائی جاتی ہیں ۔(بدشگونی، ص۱۶تا۱۸)

پیارے اسلامی بھائیو! ہم میں سے جو بھی اس طرح کی بدشگونیوں کا شکار ہے تو اسے چاہئے کہ سمجھداری کا مُظاہرہ کرتے ہوئے فوراً اس مرض سے پیچھا چُھڑائے کیونکہ بدشگونی کی تباہ کاریاں اس قدر زیادہ ہیں کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔

آیئے! عبرت کے لئے **بدشگونی کی چند تباہ کاریوں** سے متعلق سنتے ہیں۔ چنانچہ

بدشگونی کی تباہ کاریاں

مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"بدشگونی"** صفحہ نمبر 20 پر ہے کہ ✤ بدشگونی کا شکار ہونے والوں کا اللہ پاک پر اِعتماد اور توکُّل کمزور ہو جاتا ہے، ✤ اللہ پاک کے بارے میں بدگمانی پیدا ہوتی ہے، ✤ تقدیر پر ایمان کمزور ہونے لگتا ہے، ✤ شیطانی وَسوَسوں کا دروازہ کھلتا ہے، ✤ بدفالی سے آدمی کے اندر توہُّم پرستی، بُزدلی، ڈر اور خوف، پَست ہمّتی اور تنگ دلی پیدا ہو جاتی ہے، ✤ ناکامی کی بہت سی وجوہات (Reasons) ہوسکتی ہیں مثلاً کام کرنے کا طریقہ دُرُست نہ ہونا، غَلَط وَقْت اور غَلَط جگہ پر کام کرنا اور ناتجربہ کاری لیکن بدشگونی کا عادی شخص اپنی ناکامی کا سبب نُحوست کو قرار دینے کی وجہ سے اپنی اِصلاح سے محروم رہ جاتا ہے ✤ بدشگونی کی وجہ سے اگر رِشتے ناطے توڑے جائیں تو آپس کی ناچاقیاں جنم لیتی ہیں ✤ جو لوگ اپنے اُوپر بدفالی کا دروازہ کھول لیتے ہیں انہیں ہر چیز منحوس نظر آنے لگتی ہے۔

کتاب "بدشگونی" کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! بدشگونی کے متعلق معلومات حاصل کرنے اور اس مُوذی مرض سے چھٹکارا پانے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 126 صفحات پر مشتمل کتاب "**بدشگونی**" کا مطالعہ کیجئے ۔اس کتاب (Book) میں شگون کی قسمیں، اچھے بُرے شگون کی مثالیں، بدشگونی کی مختلف صورتیں، بدشگونی کے نقصانات، فال کھولنے اور اس کی اُجرت کا حکم، استخارہ کرنے کے طریقے، دعائیں اور فائدے، ماہِ صفر میں پیش آنے والے چند تاریخی واقعات، کھیتوں کو نظرِ بد سے بچانے کا نسخہ، مُوئے مبارک کی برکتیں، بدشگونی اور اچھے شگون میں فرق، سبق آموز حکایات و واقعات اور دیگر کئی مدنی پھولوں کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرمایئے، خُود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے، اللہ پاک توفیق دے تو زَہے نصیب! زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر تقسیم کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ وہم اور بدشگونی اگرچہ بے حد مہلک امراض ہیں مگر ایسے امراض بھی نہیں کہ جو لاعلاج ہوں اور جن سے پیچھا چھڑوانا انتہائی دشوار ہو، لہٰذا مایوس ہو کر شیطان کو موقع دینے کے بجائے اللہ پاک کی ذات اور اس کی رحمت پر بھروسا کرتے ہوئے ان کے اسباب پر غور کیجئے اور فوراً علاج شروع کر دیجئے۔ آیئے! بدشگونی کے اسباب (Causes) اور ان کے علاج کے مُتَعَلِّق سنتے ہیں، چنانچہ

بدشُگُونی کے 6 اسباب اور اُن کے علاج

(1)...بد شگُونی کا پہلا سبب اِسلامی عقائد سے لاعلمی ہے۔اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ تقدیر پر اِن معنوں میں اعتقاد رکھے کہ ہر بھلائی، بُرائی اللہ پاک نے اپنے علمِ اَزلی کے موافق مقدّر فرمادی ہے، جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا، اپنے عِلْم سے جانا اور وہی لکھ دیا۔ تو بَد شُگُونی دل میں جگہ ہی نہیں بناسکے گی کیونکہ جب بھی انسان کو کوئی نقصان پہنچے گا تو وہ یہ ذہن بنالے گا کہ یہ میری تقدیر(Fate) میں لکھا تھا نہ کہ کسی چیز کی نُحوست کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔

(2)...بد شگُونی کا دوسرا سبب توکل یعنی اللہ پاک پر بھروسا کرنے کی کمی ہے۔اس کا علاج یہ ہے کہ جب بھی کوئی بد شگُونی دل میں کھٹکے تو ربِّ کریم پر توَکُّل کیجئے۔اِنْ شَآءَ اللہ بد شگُونی کا خیال دل سے جاتا رہے گا۔

(3)...بد شگُونی کا تیسرا سبب بدفالی کی وجہ سے کام سے رُک جانا ہے۔اِس کا علاج یہ ہے کہ جب کسی کام میں بدفالی نکلے تو اسے کَر گزریئے اور اپنے دل میں اس خیال کو جگہ مت دیجئے کہ اس بدفالی کے سبب مجھے اس کام میں کوئی خسارہ وغیرہ ہو گا۔

(4)...بد شگُونی کا چوتھا سبب اس کی ہلاکت خیزیوں اور نقصانات سے بے خبری ہے کہ بندہ جب کسی چیز کے نقصان سے ہی باخبر نہیں ہے تو اس سے بچے گا کیسے ؟اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ بد شگُونی کی ہلاکت خیزیوں اور نُقصانات کو پڑھے، ان پر غور کرتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش بھی کرے۔

(5)...بد شگُونی کا پانچواں سبب روز مرّہ کے معمولات میں وظائف شامل نہ ہونا ہے۔اس کا علاج اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ یوں ارشاد فرماتے ہیں:اس قسم (یعنی بد شگُونی وغیرہ) کے خطرے وَسْوسے جب کبھی پیدا ہوں اُن کے واسطے قرآن کریم وحدیث شریف سے چند مختصر و بے شمار نافع (فائدہ دینے والی) دعائیں لکھتا ہوں انہیں ایک ایک بار خواہ زائد (یعنی ایک سے زیادہ مرتبہ) آپ اور آپ کے گھر والے پڑھ لیں۔ اگر دل پختہ ہو جائے اور وہ وہم جاتا رہے تو

بہتر ورنہ جب وہ وَسْوَسہ پیدا ہو ایک ایک دفعہ پڑھ لیجئے اور یقین کیجئے کہ اللہ و رسول کے وعدے سچے ہیں اور شیطان مَلْعُون کا ڈرانا جُھوٹا۔ چند بار میں بِعَوْنِہٖ (یعنی اللہ کی مدد سے) وہ وَہم بالکل زائل (یعنی ختم) ہو جائے گا اور اَصلاً (بالکل) کبھی کسی طرح اس سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ وہ دعائیں یہ ہیں: (1) **حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ** ترجمۂ کنزالایمان: اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز۔ (پ۴، اٰل عمران: ۱۷۳) (2) **اَللّٰھُمَّ لَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ** یعنی اے اللہ! تیری فال فال ہے اور تیری ہی خیر خیر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (باطنی بیماریوں کی معلومات، ص289 بتغیر قلیل)

(6)... بد شُگُونی کا چھٹا سبب نیک شُگُون اختیار نہ کرنا یا نیک شُگُون اختیار کرنے میں توجہ نہ دینا اور اس کی بنیادی معلومات کا نہ ہونا بھی ہے۔ بُرا شُگُون لے کر اس پر عمل کرنے سے چونکہ شریعت منع فرماتی ہے اور نیک شُگُون لینا شرعاً مستحب ہے۔ تو بُرے شُگُون سے بچنے کیلئے نیک شُگُون لینے کی عادت بنائی جائے۔

شعبہ تراجم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! وہم و بدگمانی اور دیگر گناہوں سے بچنے کا ایک اور بہترین ذریعہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو کر خدمتِ دین کے کاموں میں مشغول ہو جانا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 80 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے زندگی کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی اصلاح کی کوشش کر رہی ہے، انہی میں سے ایک "شعبہ تراجم" بھی ہے۔ اس شعبے کے تحت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِیَه اور مکتبۃ المدینہ کی کتب و رسائل، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات اور دیگر شعبہ جات سے ملنے والے تنظیمی مواد کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اس مجلس کے تحت اب تک 1600 سے زائد کتب و رسائل کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا جا چکا ہے، یوں دنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ بھی

ان کتب ورسائل سے فیض یاب ہورہے ہیں۔ آپ بھی مکتبۃ المدینہ کی ان کتب ورسائل کو خود بھی پڑھیے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دلایئے، حسبِ توفیق تقسیمِ رسائل بھی کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ اس کی ڈھیروں ڈھیر برکتیں نصیب ہوں گی۔ اللہ کریم شعبہ تراجم کو مزید لگن کے ساتھ اس عظیم الشان کام کو آگے سے آگے بڑھانے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اُمِّ عطار کا ذکرِ خیر

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے درمیان صفر المظفر کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے، اس ماہ میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کا وصال ہوا، اِسی مُناسبت سے ان کا ذکرِ خیر بھی سُنتے ہیں۔ چنانچہ آپ ایک نیک وپرہیز گار خاتون تھیں۔ انہوں نے شوہر کی وفات کے باوجود سخت ترین معاشی آزمائشوں میں بھی اپنے بچوں کی اسلامی خُطوط پر مدنی تربیت کی، جس کا مُنہ بولتا ثبوت خود امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ بابرکت ہے۔ امیرِ اَہلسنّت نے ایک بار بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ والدۂ محترمہ کا شروع ہی سے فرائض وواجبات پر عمل کرنے اور کروانے کا اس قدر ذہن تھا کہ چھوٹی عمر ہی سے ہم بہن بھائیوں کو نمازوں کی تلقین (Instruct) فرمانے کے ساتھ سختی سے عمل بھی کرواتیں، بالخُصوص نمازِ فجر کے لئے ہم سب کو لازمی اُٹھاتیں۔ والدۂ ماجدہ کی اس طرح تلقین ومدنی تَرْبِیَت کی بَرَکت سے مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میری بچپن میں بھی کبھی نمازِ فجر چُھوٹی ہو۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ والدۂ محترمہ کا شبِ جُمُعہ (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) کو میٹھا در (بابُ المدینہ کراچی) کے علاقے میں اِنتقال ہوا۔ موت کے وَقْت مجھے بہت یاد کر رہی تھیں، ہمشیرہ نے بتایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کلِمہ طَیِّبہ اور اِسْتِغْفار پڑھنے کے بعد زبان بند ہوئی۔ بالخصوص غُسل دینے کے بعد چہرہ نہایت ہی رَوشن ہو گیا تھا۔ جس حصّۂ زمین پر رُوح قبض ہوئی، اس سے کئی روز

تک خوشبو آتی رہی اور خُصوصاً رات کے جس حصے میں اِنتِقال ہوا تھا، اس میں طرح طرح کی خوشبوئیں آتی رہیں۔ سوئم والے دن صبح کے وَقت چند گُلاب کے پھول لاکر رکھے تھے جو شام تک تقریباً ترو تازہ رہے جو میں نے اپنے ہاتھ سے والدہ کی قبر پر چڑھائے۔ یقین جانیں اُن میں ایسی عجیب بھینی بھینی خوشبو تھی کہ میں حیران رہ گیا، کبھی گلاب کے پھولوں میں، میں نے ایسی خوشبو نہیں سُونگھی تھی نہ ابھی تک سونگھی ہے بلکہ گھنٹوں تک وہ خُوشبو میرے ہاتھوں سے بھی آتی رہی۔

(تذکرۂ امیر اہلسنت (قسط 2)، ص ۱۴۱ ملتقطاً)

سُبْحٰنَ اللہ! واقعی اُمِّ عطار رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کوئی عام خاتون نہ تھیں بلکہ اللہ پاک کی مقرب، صابرہ و شاکرہ اور باہمت خاتون تھیں کہ جو آزمائش کی گھڑی میں ثابت قدم رہتے ہوئے بھی اپنی اولاد کی سُنّتوں کے مطابق مدنی تربیت میں مشغول رہیں، جو نمازوں اور سُنّتوں کی خود بھی پابند تھیں اور اپنے بچوں کو بھی نماز پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتیں تھیں، شاید ان کی یہی ادا ربّ تعالیٰ کو پسند آگئی، لہٰذا دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر گئیں، بعدِ وصال چہرہ بھی جگمگا اُٹھا اور جس جگہ وصال ہوا وہ جگہ بھی بھینی بھینی خوشبو سے مشکبار ہوگئی، اگر ہماری اسلامی بہنیں بھی اُمِّ عطار رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے کردار کو اپناتے ہوئے نفس و شیطان کی مخالفت کریں اور اپنے ظاہر و باطن کو زیورِ شریعت سے آراستہ کریں، فرائض و واجبات کی پابندی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں، جس طرح یہ بچوں کے اسکول (School) یا ٹیوشن جانے کا ناغہ نہیں ہونے دیتیں، اگر اسی طرح نمازوں وغیرہ کے معاملات اور ضروری دِینی تعلیمات کیلئے بھی کوشش کریں تو اس کے دنیا میں بھی کثیر فوائد حاصل ہوں گے اور آخرت میں بھی برکتیں نصیب ہوں گی۔

17 صفر المظفر کو اُمِّ عطار رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کا یوم منایا جاتا ہے، تمام اسلامی بھائی اس ماہ میں اُمِّ عطار رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے اِیصالِ ثواب کیلئے کم از کم 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر اختیار فرمائیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے سلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں: ☆مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سُنّت ہے۔ ☆ مکتبۃ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحَہ 459 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اُس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں اُن میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔ (بہار شریعت، ۳/ ۴۵۹، حصہ ۱۶ ملخصا) ☆دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے۔ ☆سلام میں پہل کرنا سنّت ہے۔ ☆سلام میں پہل کرنے والا اللہ کریم کا مُقرَّب ہے۔

﴿اعلان﴾

سلام کرنے کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

---

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[3] ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس

---

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[2] ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[3] ... الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/ ۳۲۹، حدیث: ۳۰

کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللّٰہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 15 ستمبر 2022ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

سلام کرنے کی بقیہ سنّتیں اور آداب

☆ سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے، جیسا ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔ (شعب الایمان، ۶/۴۳۳، حدیث: ۸۷۸۶) ☆ سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔ (کیمیائے سعادت، ۱/۳۹۴) ☆ اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللّٰہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکاتُہ، شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ ☆ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنَّتُ المقام اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے بلکہ مَن چلے تو مَعَاذَ اللّٰہ یہاں تک بک جاتے ہیں: آپ کے بچّے ہمارے غلام۔ ☆

[1] ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

[2] ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے۔☆سَلام اور جوابِ سلام کا دُرُست تلفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرائیے:اَلسَّلامُ عَلَیکُمْ اَب پہلے میں جَواب سُناتا ہوں پھر آپ اِس کو دوہرائیے: وَعَلَیکُمُ السَّلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆کوئی شگون دل میں کھٹکے اس وقت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابِق "کوئی شگون دل میں کھٹکے اس وقت کی دُعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ۔

(ابوداؤد، ۴/۲۵، حدیث: ۳۹۱۹)

ترجمہ: الٰہی تیرے سوا کوئی بھلائی نہیں لاتا اور تیرے سوا کوئی برائی دور نہیں کرتا اور گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت وطاقت نہیں مگر تیری (مدد) سے۔ (خزینۂ رحمت، ص۱۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیح فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے

نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے ؟(16)''مرکزی مجلسِ شوریٰ'' کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی ؟(17)گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھّے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی ؟(18)مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی ؟(20)دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے ؟(21)صدائے مدینہ لگائی ؟(22)اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی ؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا ؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا ؟(24)کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا ؟(25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا ؟(26)کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے ؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا ؟(28)گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی ؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں ؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا ؟(31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا ؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ) ؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں ؟(33) تہجُّد کی نماز پڑھی ؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللّیل ادا کی ؟(34)اوّابین یا اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھے ؟(35)کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں ؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی ؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی ؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے ؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ''مَدَنی چینل'' دیکھا ؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے ؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی ؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی ؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا ؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: ''میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں'' جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں ؟(44)کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا ؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی ؟ (46)ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی ؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا ؟(48)اپنے والدین اور پیر و مُرشد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب کیا ؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی ؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی ؟(51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی ؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہ کبیرہ کر بیٹھے ؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا ؟(53)زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی ؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی ؟(55)عمامہ شریف باندھا ؟(56)ماں باپ کا اَدب و احترام بجا لائے ؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اسلامی بہن (مثلاً بہن/بیٹی/والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکَرہ دیکھنے/سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟ (60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتکاف کی سَعادت پائی؟ (61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟ (62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟ (65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کرکے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟ (72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد